AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 3, No.1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

نعت اور لالہء صحرائی کا ذوق نعت

ذکاءاللہ

پی ایچ ڈی اردو اسکالر، لاہور لیڈز یونی ورسٹی، لاہور

ڈاکٹر محمد عطااللہ

صدرِ شعبہ اردو، لاہور لیڈز یونی ورسٹی، لاہور

Zakaullah

PhD Urdu Scholar, Lahore Leeds University, Lahore

Dr. Muhammad Attaullah

Head of Urdu Department, Lahore Leeds University, Lahore.

ABSTRACT

Lala Sehrai is recognized as a dignified and influential figure in the landscape of Urdu Naat literature, who set a practical example of dedicating his entire literary life to the praise and glorification of the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him). He is among those writers for whom Naat is not just a literary genre but a beautiful blend of spiritual attachment, intellectual responsibility and heartfelt devotion. During his long creative journey, he also experimented in various literary fields, but the main and dominant direction of his speech gradually turned towards Naat. Especially in the last part of his life, his entire attention was focused on the cultivation, promotion and development of this sacred genre

The main source of Lala Sehrai's Naatiya poetry is her immense love for the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) and her deep heartfelt attachment to his message of guidance. This same passionate passion is both the soul and the real strength of her poetry. However, her uniqueness lies in the fact that instead of expressing this love on a purely emotional level, she harmonized it with conscious insight and intellectual balance. She has an abundance of devotion to the fullest extent, but along with it, a serious intellectual awareness and a balanced perspective are also visible.

نعت وہ مبارک اور مقدس صنفِ سخن ہے جس میں محبوبِ پروردگار، سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی توصیف و ثنا بیان کی جاتی ہے۔ یہ محض شاعری نہیں، بلکہ عقیدت، محبت اور روحانیت کا ایسا اظہار ہے جو دلوں کو نورِ ایمان سے منور کر دیتا ہے۔ عہدِ نبوی سے لے کر آج تک اہلِ دل اور اہلِ قلم اس سعادت کو اپنی زندگی کا سب سے بڑا اعزاز سمجھتے آئے ہیں۔ حضرت حسّان بن ثابتؓ کو دربارِ رسالت میں نعت گوئی کا شرف حاصل ہوا اور اسی نسبت سے بعد کے نعت گو شعرا اپنے آپ کو اسی مبارک قافلے کا ادنیٰ کارکن سمجھ کر فخر محسوس کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی محبت کو اس وقت تک زندگی کا سرمایہ نہیں بنایا جا سکتا جب تک انسان آپ ﷺ کی سیرتِ طیبہ سے رہنمائی حاصل نہ کرے اور آپ کے اسوۂ حسنہ کو اپنی زندگی کا عملی نمونہ نہ بنا لے۔

نعت گوئی اصنافِ سخن میں ایک نہایت نازک اور مشکل صنف سمجھی جاتی ہے، کیونکہ اس میں شاعر کو الفاظ کے انتخاب سے لے کر خیال کی پیشکش تک ہر قدم پر ادب، احتیاط اور احترام کا دامن تھامے رکھنا پڑتا ہے۔ حضورِ اقدس ﷺ کی ذاتِ گرامی وہ بلند و بالا مقام رکھتی ہے جہاں جذبات کی شدت کے باوجود حدودِ عقیدت سے آگے بڑھ جانا مناسب نہیں۔ اس لیے نعت کہنے والا شاعر اپنے دل کی محبت کو لفظوں کے قالب میں ڈھالتے وقت بڑی سنجیدگی اور شعوری توازن کا مظاہرہ کرتا ہے۔ وہ کوشش کرتا ہے کہ اس کے اشعار میں محبت بھی جھلکے اور عقیدت کی پاکیزگی بھی برقرار رہے۔ یہی وجہ ہے کہ نعت گوئی محض شعری مہارت کا نام نہیں بلکہ دل کی سچائی، روح کی وابستگی اور

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 3, No.1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

ادبِ رسالت ﷺ کی گہری آگہی بھی اس کے لیے ضروری ہے۔ نعت کا شاعر جب قلم اٹھاتا ہے تو گویا عقیدت کے چراغ جلاتا ہے اور لفظوں کو احترام کی خوشبو سے معطر کرتا ہے۔ یوں نعت گوئی ایک ایسی صنف بن جاتی ہے جہاں فن اور عقیدت کا حسین امتزاج نظر آتا ہے اور شاعر کے لیے ہر لفظ ایک امانت بن جاتا ہے جسے نہایت ادب اور احتیاط کے ساتھ ادا کرنا ہوتا ہے:

عرفی مشتاب ایں رہِ نعتیست نہ صحراست
آہستہ کہ رہ بردم تیغ است قدم را
ہشدار کہ نتواں بیک آہنگ سرودن
نعت شہ کونین و مدیح کے و جم را

سیرتِ نبوی کا مطالعہ انسان کے کردار کو سنوارتا ہے اور دل میں محبتِ رسول ﷺ کی شمع روشن کرتا ہے۔ یہی محبت جب الفاظ کا روپ دھارتی ہے تو نعت بن جاتی ہے۔ نعت پڑھنا، سننا اور کہنا دراصل ایک روحانی سفر ہے۔ یہ ایسا سفر ہے جو انسان کو ظاہری دنیا سے اٹھا کر روحانی بلندیوں کی طرف لے جاتا ہے۔ اس کا منتہائے مقصود بارگاہِ الٰہی کی قربت اور حضوری کی لذت ہے۔ جب کوئی شاعر اخلاصِ دل سے نعت کہتا ہے تو اس کے الفاظ محض اشعار نہیں رہتے بلکہ عقیدت کے پھول بن کر بارگاہِ رسالت میں پیش ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نعت گوئی کو ہمیشہ ایک مقدس ذمہ داری سمجھا گیا ہے۔ نعت کہنا دراصل ربِ کریم کی ایک خاص عطا اور نعمت ہے۔ ہر شاعر کو یہ سعادت نصیب نہیں ہوتی۔ جسے یہ توفیق حاصل ہو جائے وہ خود کو خوش نصیب سمجھتا ہے۔ اگر یہ توفیق مستقل فکری تسلسل کے ساتھ جاری رہے تو یہ سعادت عظمیٰ بن جاتی ہے۔ ایسا تسلسل اس بات کی علامت ہوتا ہے کہ شاعر کے دل میں محبتِ رسول ﷺ ہر لمحہ زندہ اور تابندہ ہے اور اس کے فکر و نظر کے خلوت کدے میں یہ جذبہ کبھی مدھم نہیں پڑتا۔ نعت ایک مؤثر اسلوبِ ابلاغ بھی ہے۔ اس کے ذریعے شاعر اپنے دل کی کیفیات، عشق و مستی کے جذبات اور روحانی واردات کو الفاظ کے قالب میں ڈھالتا ہے۔ یہ اظہارِ فن بھی ہے اور سرمایۂ حیات بھی۔ نعت دراصل محبت و وارفتگی کی وہ بے داغ کہکشاں ہے جو انسانی طبیعت کو پاکیزہ رنگوں سے آراستہ کر دیتی ہے۔ یہ بارانِ رحمت کی مانند ہے جو دل کی ویران زمین کو سرسبز و شاداب بنا دیتی ہے اور روح کی پیاسی مٹی کو سیراب کرتی ہے۔

یہ وہ فکر اور طرزِ احساس ہے جو زندگی کو بندگی عطا کرتا ہے۔ نعت کا پیغام انسان کو خدا اور بندگانِ خدا کے ساتھ ایک محبت بھرے تعلق میں باندھ دیتا ہے۔ مومن کے لیے نعت کا لمحہ دراصل دیدارِ محبوب کے تصور سے معمور ہوتا ہے۔ نعت نہ صرف منتخب اور پاکیزہ الفاظ کو زیورِ شعر سے آراستہ کرتی ہے بلکہ اہلِ محبت کے دلوں میں زندگی کی ایک نئی حرارت اور تازگی پیدا کرتی ہے۔ نعت نگاری انسان کو اس کے باطنی شعور اور روحانی ذمہ داریوں کا احساس دلاتی ہے۔ یہ ہمیں یاد دلاتی ہے کہ ہماری زندگی کو بھی اس پاکیزہ نمونے پر ڈھلنا چاہیے جو رسولِ اکرم ﷺ نے دنیا کو عطا کیا۔ یہی دراصل حضور ﷺ کی تعلیم و تربیت کا اصل مقصد ہے کہ انسان اپنی عملی زندگی کو اخلاق، محبت اور انسانیت کے اعلیٰ اصولوں کے مطابق ڈھال لے۔ البتہ نعت کہتے وقت ادب اور عقیدت کا دامن مضبوطی سے تھامنا بھی ضروری ہے۔ جو شعرا نادانی میں رسولِ اکرم ﷺ کو محض ایک عام انسان کے طور پر پیش کر دیتے ہیں وہ دراصل نعت کی روح اور اسلامی عقیدے کی نزاکت سے پوری طرح آگاہ نہیں ہوتے۔ نعت ایک نہایت مقدس صنفِ شاعری ہے کیونکہ اس کا موضوع حضور سرورِ کائنات ﷺ کی ذاتِ اقدس، آپ کی سیرتِ طیبہ اور اوصافِ حمیدہ کا ذکر ہے۔ اسی لیے اس صنف میں الفاظ کے انتخاب اور بیان کے انداز میں انتہائی احتیاط اور ادب کی ضرورت ہوتی ہے۔ اردو شاعری کی تاریخ میں تقریباً ہر بڑے شاعر نے کسی نہ کسی حد تک نعت کہنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

برصغیر کی سرزمین خصوصاً پاکستان اس حوالے سے نہایت زرخیز اور بابرکت ثابت ہوئی ہے۔ یہاں بے شمار شعرا نے عشقِ رسول ﷺ کے جذبے سے سرشار ہو کر اپنی عقیدت کے نذرانے بارگاہِ رسالت میں پیش کیے ہیں۔ اس سرزمین کے ادبی افق پر نعت گوئی کی ایک درخشاں روایت موجود ہے جس نے ادب اور عشقِ رسول دونوں کو نئی جہتیں عطا کی ہیں۔ جہانیاں (خانیوال) کی سرزمین نے ایک ایسی باوقار ادبی شخصیت کو جنم دیا، جسے دنیا چوہدری محمد صادق کے نام سے جانتی ہے اور جو ادبی حلقوں میں لالہ ءصحرائی کے قلمی نام سے معروف ہوئے۔ انہوں نے علم و ادب کے ساتھ ساتھ نعتیہ شاعری میں بھی عقیدت و محبتِ رسول ﷺ کو نہایت دلنشیں انداز میں پیش کیا۔ ان

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 3, No.1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

کے نعتیہ کلام میں خلوص، وارفتگی اور ادبِ بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ نمایاں طور پر جھلکتا ہے۔ اسی والہانہ جذبۂ عشقِ رسول ﷺ نے ان کی شاعری کو خاص تاثیر اور وقار عطا کیا۔ یہی وجہ ہے کہ لالہ ءصحرائی کا نام ادب اور نعت دونوں میدانوں میں احترام سے لیا جاتا ہے۔ ان کی نعت گوئی کے بارے عاصی کرنالی لکھتے ہیں:

> "لالہ ءصحرائی جہاں نعت میں اپنے سچے گہرے اور نازک جذبوں کو خوبصورتی سے پیش کر کے نعت کو شخصی سطح پر لے آتے ہیں، وہیں ان کی نعت گوئی ایک مقصدی پیکر بھی اختیار کر لیتی ہے۔ وہ نعت کو امت کے اجتماعی آشوب کا مظہر اور ملت کے آلام وامراض کے سلسلے میں چارہ گری اور مداوا طلبی کا وسیلہ بھی سمجھتے ہیں"۔(1)

وہ ایک نہایت باوقار، خوش اخلاق اور باکردار انسان تھے۔ ان کا تعلق کسی بڑے علمی یا ادبی خاندان سے نہیں تھا، لیکن فطری طور پر ان کے اندر ادب سے گہری دلچسپی اور شاعری کا ذوق موجود تھا۔ یہی فطری میلان بعد میں انہیں نعت گوئی کے میدان تک لے آیا۔ ان کے والدین نے اپنے بچوں کی تربیت نہایت اعلیٰ اخلاقی اقدار کے ساتھ کی۔ یہی وجہ ہے کہ لالہ ءصحرائی کی شخصیت میں شرافت، محبت اور شفقت نمایاں نظر آتی ہے۔ وہ سادہ مزاج، مہمان نواز اور انتہائی صبر و تحمل کے حامل انسان تھے۔ لوگوں سے محبت کرنا اور ان کے جذبات کا خیال رکھنا ان کی فطرت میں شامل تھا۔ ان کا حلقۂ احباب بھی خاصا وسیع تھا اور دوستوں کے ساتھ خلوص اور وفاداری ان کی پہچان تھی، خوش لباس ہونے کے ساتھ ساتھ وہ نہایت خوش اخلاق بھی تھے۔ ان کی گفتگو میں شائستگی اور ان کے رویّے میں مٹھاس جھلکتی تھی۔ یہی اوصاف ان کی شاعری میں بھی جھلکتے ہیں۔ لالہ ءصحرائی کے بارے متین فکری لکھتے ہیں:

> "آخری عمر میں انہیں نعت کہنے کی سعادت نصیب ہوئی اور پھر وہ اسی کے لیے وقف ہو کر رہ گئے، انہوں نے نعت کے میدان میں ہیئت کے کچھ زیادہ تجربے تو نہیں کیے لیکن ان کے جذبات کی بو قلمونی نے نعت کے دامن کو کہکشاؤں سے بھر دیا انہوں نے نہایت مختصر مدت میں اتنی کثرت سے نعتیں کہیں کہ نعتیہ ادب میں دورونزدیک اس کی مثال نہیں ملتی"۔(2)

نعت گوئی کے میدان میں انہوں نے اپنی ایک الگ اور منفرد پہچان قائم کی۔ لالہ صحرائی کی زندگی کا ایک نہایت اہم واقعہ وہ تھا جب ستر برس کی عمر میں انہیں حرمین شریفین کی حاضری کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس روحانی سفر کے دوران انہوں نے بارگاہِ الٰہی میں بار بار یہ دعا کی کہ انہیں نعت کہنے کی توفیق عطا ہو۔ ان کی یہ دعا قبول ہوئی اور واپسی کے بعد ان کے اندر نعت گوئی کا ایسا چشمہ پھوٹا کہ چند ہی برسوں میں انہوں نے تقریباً پانچ ہزار نعتیہ اشعار تخلیق کر ڈالے۔ ان کے ادبی سرمایے میں چودہ نعتیہ کتب شامل ہیں جنہوں نے اردو نعتیہ ادب میں ایک خاص مقام حاصل کیا۔ ان کتابوں کے نام یہ ہیں: لالہ زارِ نعت، بارانِ نعت، غزواتِ رحمۃ للعالمین، پھولوں کے لیے پھول، گلہائے حدیث، نعت ستارے، نعت دھنک، نعت سویرا، نعت صدف، نعت چراغاں، نعت کہکشاں، نعت چمن، نعت ہلارے اور نعت شفق۔ یہ تمام مجموعے ان کی عقیدت، محبت اور فکری وابستگی کا واضح اظہار ہیں۔ لالہ ءصحرائی کی نعتیہ شاعری میں حضور اکرم ﷺ سے محبت اور والہانہ عقیدت کا گہرا جذبہ نمایاں ہے۔ یہی جذبہ ان کی شاعری کا مرکزی موضوع بن کر سامنے آتا ہے۔ ان کے اشعار میں سادگی، خلوص اور روحانی تاثیر پائی جاتی ہے جو قاری کے دل کو متاثر کرتی ہے۔

ان کا اسلوب نہایت منفرد اور دلنشین ہے۔ انہوں نے نعت کو محض روایتی انداز تک محدود نہیں رکھا، بلکہ اس میں نئے موضوعات اور تازہ فکری جہتیں بھی شامل کیں۔ اپنے دور کی سماجی اور ثقافتی تبدیلیوں کو بھی انہوں نے نعت کے دائرے میں سمو دیا۔ اسی وجہ سے ان کی نعتیہ شاعری اپنے زمانے کے دیگر شعرا سے الگ اور ممتاز نظر آتی ہے۔ مختصراً یہ کہا جاسکتا ہے کہ لالہ ءصحرائی اردو نعتیہ ادب کے ان شعرا میں شامل ہیں جنہوں نے اخلاص، محبت اور فکری تازگی کے ساتھ نعت گوئی کی روایت کو آگے بڑھایا۔ ان کی شاعری عشقِ رسول ﷺ کی خوشبو سے معطر ہے اور یہی خوشبو ان کے کلام کو دیرپا تاثیر عطا کرتی ہے۔ ان کی نعتیں نہ صرف عقیدت کا اظہار ہیں بلکہ روحانی احساسات کی ایسی ترجمان بھی ہیں جو قاری کے دل میں محبتِ رسول ﷺ کے چراغ روشن کر دیتی ہیں۔

لالہ ءصحرائی اردو نعتیہ ادب کے منظر نامے میں ایک ایسی باوقار اور بااثر شخصیت کے طور پر پہچانے جاتے ہیں جنہوں نے اپنی پوری ادبی زندگی کو حضورِ اکرم ﷺ کی مدح وثنا کے لیے وقف کرنے کا عملی نمونہ پیش کیا۔ وہ ان اہلِ قلم میں شامل ہیں جن کے ہاں نعت محض ایک ادبی صنف نہیں بلکہ ایک روحانی وابستگی، فکری ذمہ داری اور قلبی عقیدت کا حسین امتزاج بن کر جلوہ گر ہوتی ہے۔ اپنی طویل تخلیقی مسافت کے دوران انہوں نے مختلف ادبی میدانوں میں بھی طبع آزمائی کی، مگر ان کے ذوقِ سخن کا مرکزی اور غالب رخ رفتہ رفتہ نعت گوئی کی طرف ہی مڑتا چلا گیا۔ خصوصاً عمر کے آخری حصے میں ان کی تمام تر توجہ اسی مقدس صنف کی آبیاری، فروغ اور ارتقا پر مرکوز ہو گئی۔ اس دور میں انہوں نے نہ صرف مسلسل نعتیہ شاعری تخلیق کی بلکہ اپنے باطنی تجربات، روحانی واردات، قلبی مشاہدات اور فکری نظریات کو بھی نعت کے قالب میں ڈھال کر پیش کیا۔ ان کے نزدیک نعت کہنا محض جذباتی وابستگی کا اظہار نہیں تھا بلکہ یہ ایک ایسی روحانی کاوش تھی جس کے ذریعے وہ اپنے اندر کے عشقِ مصطفیٰ ﷺ کو الفاظ کے سانچے میں ڈھالنا چاہتے تھے۔ چنانچہ اسی جذبے کے تحت انہوں نے متعدد نعتیہ مجموعے ترتیب دیے، قابلِ ستائش نوعیت کی تصانیف قلم بند کیں اور اس طرح اردو نعتیہ ادب کو فکری وسعت، فنی استحکام اور ادبی وقار سے ہمکنار کیا۔

لالہ ءصحرائی کی نعتیہ شاعری کا بنیادی سرچشمہ حضور نبی کریم ﷺ کی ذاتِ اقدس سے بے پناہ محبت اور آپ ﷺ کے پیغامِ ہدایت سے گہری قلبی وابستگی ہے۔ یہی والہانہ جذبہ ان کی شاعری کی روح بھی ہے اور اس کی اصل قوت بھی۔ تاہم ان کی انفرادیت اس بات میں مضمر ہے کہ انہوں نے اس محبت کو محض جذباتی سطح پر بیان کرنے کے بجائے اسے شعوری بصیرت اور فکری توازن کے ساتھ ہم آہنگ کیا۔ ان کے ہاں عقیدت کی فراوانی تو بدرجہ اُتم موجود ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ ایک سنجیدہ فکری شعور اور متوازن اندازِ نظر بھی دکھائی دیتا ہے۔ یہی امتزاج ان کی نعتیہ شاعری کو وقار، سنجیدگی اور معنوی گہرائی عطا کرتا ہے۔ ان کی نعت کا ایک شعر دیکھیے:

خود لفظ محمد ﷺ ہی اک نعت مکمل ہے
اس نعت کی گویا ہیں تفسیر مری نعتیں

ان کے اسلوب کی ایک نمایاں خصوصیت اس کا علمی اور فکری رنگ ہے۔ وہ روایتی نعت گو شعرا کی طرح محض عوامی یا خطیبانہ انداز اختیار نہیں کرتے بلکہ ان کے ہاں فکر کی گہرائی، لفظوں کی شائستگی اور معنویت کی لطافت نمایاں رہتی ہے۔ وہ میلاد اور نعتیہ محافل کے رسمی ماحول کے شاعر نہیں تھے، بلکہ زیادہ تر تنہائی کے تخلیقی لمحوں میں اپنے وجدان اور احساسات کو نعت کے قالب میں ڈھالتے تھے۔ اس لیے ان کے کلام میں ایک باطنی سکوت، روحانی وقار اور فکری سنجیدگی کی کیفیت محسوس کی جا سکتی ہے۔ لالہ ءصحرائی کے نزدیک نعت گوئی صرف ایک ادبی سرگرمی نہیں بلکہ ایک دینی اور اخلاقی ذمہ داری بھی تھی۔ وہ اس حقیقت سے پوری طرح آگاہ تھے کہ نعت کے الفاظ دراصل بارگاہِ رسالت ﷺ میں پیش ہونے والی عقیدت کے نذرانے ہیں، اس لیے اس صنف میں احتیاط، وقار اور فکری ذمہ داری کو ہمیشہ ملحوظ رکھنا چاہیے۔ اسی احساسِ ذمہ داری نے انہیں اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ اپنی تخلیقی توانائیوں کو سنجیدہ، بامقصد اور اصلاحی نعتیہ روایت کے استحکام کے لیے وقف کریں۔ یہی شعوری وابستگی اور یہی فکری احتیاط ان کی شاعری کو ایک منفرد شناخت عطا کرتی ہے۔

ان کی نعتیہ شاعری میں محبتِ رسول ﷺ بنیادی اور مرکزی حیثیت رکھتی ہے، کیونکہ نعت کی تخلیق میں حضور ﷺ سے والہانہ عقیدت اور قلبی شیفتگی لازمی عناصر ہیں۔ تاہم وہ اس محبت کے اظہار میں شریعت کی حدود، فکری اعتدال اور دینی احتیاط کو بھی ناگزیر قرار دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک نعت کے مضامین کا سرچشمہ سیرتِ طیبہ ہونی چاہیے اور موضوعات کے انتخاب میں غور وفکر اور دینی بصیرت کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے۔ اسی لیے ان کے کلام میں مبالغہ آرائی یا غیر محتاط اظہار کے بجائے ایک سنجیدہ، باوقار اور متوازن لہجہ نمایاں دکھائی دیتا ہے۔ لالہ ءصحرائی کی نعتیہ شاعری کا ایک اہم اور منفرد پہلو یہ بھی ہے کہ انہوں نے رسولِ اکرم ﷺ کے غزوات اور جہادی معرکوں کو نعت کے دائرے میں لا کر اس صنف کو ایک نئی جہت عطا کی۔ انہوں نے رزمیہ شان، رجزیہ آہنگ اور تاریخی شعور کو اس مہارت کے ساتھ نعتیہ اسلوب میں سمویا کہ ان کا کلام صرف مدحیہ شاعری تک محدود نہیں رہتا بلکہ ایک فکری، اخلاقی اور عملی پیغام کا حامل بن جاتا ہے۔

ان کے ہاں اظہار کی سادگی کے باوجود معنوی جلال اور فکری عظمت کی ایک خاص کیفیت موجود رہتی ہے۔ ان کے اشعار میں جذبے کی حرارت اور فکر کی سنجیدگی ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ نظر آتی ہے۔ یہی ہم آہنگی ان کی نعتیہ شاعری کو گہرے مطالعے اور سنجیدہ توجہ کا مستحق بناتی ہے۔ مجموعی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ محمد صادق

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 3, No.1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

لالہ ءصحرائی کی نعتیہ شاعری اصلاحی شعور، مقصدیت، فکری وقار، علمی سنجیدگی اور محبتِ رسول ﷺ کے متوازن اظہار کا ایک دلکش اور بامعنی امتزاج ہے۔ انہوں نے نعت کو محض جذباتی اظہار کا وسیلہ بنانے کے بجائے اسے فکری تربیت، روحانی آگہی اور دینی شعور کی بیداری کا ذریعہ بنایا۔ اسی طرزِ فکر اور اسی تخلیقی شعور کے باعث انہوں نے اردو نعتیہ ادب میں اپنی ایک منفرد، نمایاں اور قابلِ قدر شناخت قائم کی جو آنے والی نسلوں کے لیے بھی رہنمائی کا سرچشمہ بنی رہے گی۔

لالہ ءصحرائی کی نعتیہ شاعری دراصل ان کے دل میں موجزن محبتِ رسول ﷺ کی سچی ترجمان ہے۔ ان کی نعتوں میں بناوٹی صنعت گری، مبالغہ آمیز اظہار یا لفظی چمک دمک کا وہ انداز نہیں ملتا جو اکثر شاعری میں محض تاثیر بڑھانے کے لیے اختیار کیا جاتا ہے۔ اس کے برعکس ان کے کلام کی اصل قوت ان کے احساسات کی سچائی، فکر کی گہرائی اور اظہار کی دلکشی میں پوشیدہ ہے۔ ان کے اشعار میں زبان کی سادگی، بیان کی بے ساختگی اور جذبے کی خلوص آمیز کیفیت ایسی ہم آہنگی پیدا کرتی ہے جس سے ان کی نعتیہ شاعری میں غیر معمولی روانی اور شگفتگی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا کلام تصنع اور بناوٹ سے پاک نظر آتا ہے اور عشقِ رسول ﷺ کے خالص جذبات پوری سادگی کے ساتھ قاری کے دل میں اتر جاتے ہیں۔ درحقیقت ان کی نعتیں ان کے پاکیزہ دل اور سچے ایمان کا آئینہ معلوم ہوتی ہیں۔

خود لالہ ءصحرائی کو اس حقیقت کا اعتراف ہے کہ ان کی نعتوں کی تخلیق محض خیال آرائی یا لفظی صنعت گری کے ذریعے نہیں ہوتی بلکہ ان کا سرچشمہ دل کی گہرائیوں میں موجزن جذبہء محبت ہے۔ ان کے نزدیک نعت گوئی کا اصل سرمایہ شاعرانہ حسن یا لفظی نزاکت نہیں بلکہ حضور اکرم ﷺ سے عقیدت و محبت کا وہ خالص اور قیمتی جذبہ ہے جو ہر صاحبِ ایمان کے دل میں کسی نہ کسی درجے میں موجود ہوتا ہے۔ وہ کہتے ہیں:

> "میری نعتوں کی بُنت، خیال آرائی کی بجائے جذبہ نگاری سے ہوتی ہے، ان کا سرمایہ شاعرانہ حسن نہیں بلکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبت کا وہ زرِناب ہے کہ ہر صاحب ایمان کا دل جس کا مخزن ہے"۔(3)

یہی جذبہ جب شعر کی صورت اختیار کرتا ہے تو نعت کا قالب اختیار کر لیتا ہے۔ ان کے ہاں نعت گوئی دراصل دل کی ایک فطری کیفیت ہے، جس میں تکلف یا بناوٹ کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا۔ اسی لیے ان کے اشعار میں ایک ایسی روحانی تازگی اور اثر آفرینی پائی جاتی ہے جو قاری کے دل کو براہِ راست متاثر کرتی ہے۔

لالہ ءصحرائی کی شاعری میں محبتِ رسول ﷺ کے جذبات کے ساتھ ساتھ اطاعتِ رسول ﷺ کا شوق اور جذبہ بھی نمایاں طور پر موجود ہے۔ ان کے کلام میں محض عقیدت کا اظہار نہیں بلکہ اس عقیدت کے ساتھ عمل اور پیروی کا پیغام بھی شامل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا نعتیہ مجموعہ اردو نعتیہ ادب میں ایک خاص مقام رکھتا ہے اور اسی مجموعے کی بدولت انہیں نعت گو شعرا کی صف میں ممتاز حیثیت حاصل ہوئی۔ ان کے اشعار میں حضور اکرم ﷺ کی ذاتِ اقدس سے قلبی وابستگی کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کی تعلیمات، سیرت اور عملی نمونے کی پیروی کا واضح شعور بھی دکھائی دیتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی سیرتِ مبارکہ، آپ کے اخلاقِ کریمانہ اور آپ کی تعلیمات پر بے شمار کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ اہلِ قلم نے آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے مختلف پہلوؤں کو نثر اور نظم دونوں صورتوں میں بیان کیا ہے۔ تاہم ایک ایسا پہلو جس پر نسبتاً کم توجہ دی گئی وہ غزواتِ نبوی ﷺ کی منظوم صورت میں پیشکش ہے۔ اگرچہ اسلامی تاریخ میں "جنگ نامہ ءاسلام" اور "شاہنامۂ اسلام" جیسی تصانیف موجود ہیں، جن میں اسلامی معرکوں کا ذکر ملتا ہے، لیکن تمام غزواتِ نبوی ﷺ کو تاریخی ترتیب اور صحت کے ساتھ منظوم انداز میں پیش کرنے کا کارنامہ جس شاعر نے انجام دیا وہ لالہ ءصحرائی ہیں۔

انہوں نے اپنی معروف تصنیف "غزواتِ رحمۃ للعالمین ﷺ" میں حضور اکرم ﷺ کے تمام غزوات کو شعری قالب میں بیان کیا ہے۔ اس کتاب کی تصنیف کے پیچھے ان کا مقصد محض ادبی تخلیق پیش کرنا نہیں بلکہ امتِ مسلمہ کے اندر جہاد اور دینی حمیت کا جذبہ بیدار کرنا تھا۔ ان کے نزدیک تاریخِ اسلام کے یہ روشن واقعات محض ماضی کی داستانیں نہیں بلکہ ایمان، شجاعت اور قربانی کی ایسی مثالیں ہیں جو ہر دور کے مسلمانوں کو حوصلہ اور ولولہ عطا کر سکتی ہیں۔ وہ امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کوشش کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور اسے امت کے لیے فائدہ مند بنا دے۔ یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ کائنات کی سب سے زیادہ مہربان اور شفیق ہستی، جنھیں اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین کے لقب سے نوازا، انہوں نے خود بھی عملی طور پر متعدد غزوات میں شرکت فرمائی۔ تاریخ گواہ ہے کہ آپ ﷺ تقریباً اٹھائیس غزوات میں بنفسِ نفیس شریک

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com

Vol. 3, No.1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

ہوئے۔ان معرکوں کا مقصد ذاتی اقتدار یا دنیاوی غلبہ نہیں تھا بلکہ باطل قوتوں کا خاتمہ اور حق وصداقت کا قیام تھا۔اسی جدوجہد کے نتیجے میں آپ ﷺ کے مبارک عہد میں ظلم وباطل کی بنیادیں ہل گئیں اور حق کو غلبہ حاصل ہوا۔اس کے ساتھ ہی انسانیت کو امن، سکون اور عدل وانصاف کی وہ نعمت نصیب ہوئی جس کی مثال تاریخ میں کم ملتی ہے۔

لالہ ءصحرائی نے اپنی اس تصنیف کے ذریعے ان عظیم تاریخی واقعات کو نہ صرف محفوظ کیا بلکہ انہیں ایک ایسی شعری صورت میں پیش کیا جس سے قاری کے دل میں ایمان اور حوصلے کی نئی روح پیدا ہوتی ہے۔ان کا یقین ہے کہ جب بھی دنیا میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور احیائے دین کی تحریکیں قوت پکڑیں گی تو اس طرح کی ادبی اور فکری کاوشوں کی قدر ومنزلت بھی سامنے آئے گی۔وہ امید رکھتے ہیں کہ ان کی کتاب "غزواتِ رحمۃ للعالمین ﷺ" آئندہ نسلوں کے لیے نہ صرف ایک ادبی سرمایہ ثابت ہو گی بلکہ انہیں اسلامی تاریخ کے عظیم اور ولولہ انگیز ابواب سے بھی روشناس کرائے گی۔اس طرح لالہ ءصحرائی کی نعتیہ شاعری اور ان کی تاریخی نظم نگاری دونوں اس بات کا ثبوت ہیں کہ ان کی قلمی جدوجہد محض ادبی ذوق کی تسکین کے لیے نہیں بلکہ دینِ اسلام سے گہری وابستگی، عشقِ رسول ﷺ اور امت کی اصلاح وبیداری کے جذبے سے سرشار ہے۔یہی خلوص اور یہی سچائی ان کے کلام کو ایک خاص تاثیر اور وقار عطا کرتی ہے۔ان کے نعتیہ کلام سے انتخاب اشعار کا نمونہ ملاحظہ ہو:

ظلمت کدہ جہان ہے تم آفتاب ہو
جو ہے خدا کا دین تم اس کا شباب ہو

نعت صدف:614

وادیء دل میں حب نبی کا باغ کھلا ہے
زیست کا صحرا اس کی نکہت سے مہکا ہے

نعت چراغاں:691

مبارک کس قدر میرا یہ جینے کا قرینہ ہے
فقط نعت نبی ہی زندگانی کا وظیفہ ہے
مرا دیوان نعتوں کا اگرچہ فن سے عاری ہے
مجھے امید ہے یہ میری بخشش کا وثیقہ ہے

نعت دھنک؛457

حوالہ وحواشی

1-عاصی کرنالی، حرف تحسین، نعت ستارے (کلیات لالہ ءصحرائی)، لالہ ءصحرائی فاؤنڈیشن، 1999ء، ص:332

2-متین فکری، لالہ ءصحرائی کی یادیں، مشمولہ، تذکرہ لالہ ءصحرائی، لالہ ءصحرائی فاؤنڈیشن، 2016ء، ص:46

3-محمد صادق، لالہ ءصحرائی کی نعت گوئی، مشمولہ، تذکرہ لالہ ءصحرائی، لالہ ءصحرائی فاؤنڈیشن، ملتان، 2016ء، ص:91